نقش آغاز راشد الحق سمیع حقانی

فتاویٰ حقانیہ کی اشاعت

فتاویٰ کی دنیا میں ایک عظیم علمی اضافہ

الحمدللہ عالم اسلام کی ممتاز و شہرہ آفاق دینی خدمات کی حامل اور بین الاقوامی شہرت یافتہ عظیم علمی اور تاریخی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ علمی اور دینی حلقوں کیلئے ایک نہایت ہی مبارک اور اہم علمی و تاریخی دستاویز ''فتاویٰ حقانیہ'' (چھ جلدوں پر مبنی) کی صورت میں پیش کررہا ہے۔ ''فتاوی حقانیہ'' چند سالوں یا مہینوں کی محنت شاقہ کا ثمر نہیں اور نہ ہی کسی ایک مفتی اور عالم دین کے علمی و تحقیقی جدوجہد کا حاصل ہے بلکہ یہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط اور کئی ایک ممتاز و منجھے ہوئے ماہر مفتیان کرام اور علمائے عظام کی شبانہ روز تحقیق و جستجو کا عطر اور علم و معرفت کا نچوڑ ہے اور نہ ہی یہ فتاویٰ چند روایتی مسائل و استفسارات کے جوابات کا مجموعہ ہے بلکہ اس میں شریعت مطہرہ اور دین و دنیا سے وابستہ استفسارات کے تمام پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے اور زندگی کے ہر اہم شعبے کے مسائل کے متعلق تفصیلی جوابات اس میں موجود ہیں۔

اعتقادیات' ایمانیات' عبادات' معاملات' معاشرات اور سیاسیات سے لے کر عصر حاضر کے اہم مسائل جیسے جدید معاشیات' اسلامی بینکاری' کلوننگ' ٹیسٹ ٹیوب بے بی' کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے لین دین جیسے تازہ اور جدید اہم ترین حل طلب پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ کو ابتدائی تاسیس سے لے کر آج تک ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے جس کی وجہ سے ملک و بیرون ملک سے استفسارات اور مسائل کے حل کی رہنمائی کے بارے میں وقتاً فوقتاً دریافت کیا جاتا ہے۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل یہ فتاوی دراصل اس بات کی واضح دلیل اور بین ثبوت ہے کہ دارالعلوم کو خداوند نے کس قدر مرجعیت و مرکزیت سے نوازا ہے اور دارالعلوم پر عوام و خواص کا کس قدر بھرپور اعتماد ہے۔ ہم ان ادارتی صفحات میں ''فتاوی حقانیہ'' کی اہمیت' پس منظر اور اس کی اشاعت کی ضرورت کے متعلق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کا وقیع اور جامع پیش لفظ نذر قارئین کررہے ہیں جو انہوں نے فتاوی کے ابتدائیہ کے طور پر لکھا ہے۔

''الحمد لحضرة الجلالة و الصلوة و السلام علی خاتم الرسالة بحمد اللہ عزوجل دارالعلوم حقانیہ کے وقیع علمی مقام' قبولیت خداوندی کی بنأ پر اس کے دارالافتاء کو بھی ملک و بیرون ملک علمی' تحقیقی اور عدالتی حلقوں میں سندِ اعتماد اور عوام میں مقبولیت حاصل ہے' دارالعلوم کے سنہ تاسیس ۱۹۴۷ء ہی سے مسلمانوں کو پیش

آنے والے علمی، دینی اور دنیاوی مسائل میں دارالعلوم کا دارالافتاء مرجع خلائق بنا، دارالعلوم کے بانی اور مہتمم اول سیدی و والدی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ خود ان فتاویٰ کو نہایت غور سے دیکھتے، ان میں کمی بیشی کراتے اور پھر بڑے اہتمام سے ان تحقیقی جواہر پاروں کو رجسٹروں میں نقل اور محفوظ کراتے رہے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط یہ فتاویٰ دارالعلوم کے رجسٹروں میں محفوظ ہیں۔ عرصہ سے علمی حلقوں اور عامۃ المسلمین کی تمنا اور خود ناچیز کی شدید خواہش تھی کہ یہ انمول خزانہ رجسٹروں سے نکال کر افادہ و استفادۂ امت کا ذریعہ بنے اور یہ فقہ و فتاویٰ کی دنیا میں ایک وقیع اضافہ ثابت ہو مگر دارالعلوم کے محدود وسائل، مختلف ظروف و احوال اور ناچیز کے گوناں گوں متنوع مشاغل (جبکہ میں اس مشکل اور نازک کام کو اپنی نگرانی میں کروار ہا تھا) کی وجہ سے یہ آرزو جلد شرمندہ تکمیل نہ ہو سکی مگر بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ عظیم اور وسیع ذخیرہ ترتیب و تدوین، انتخاب و تحقیق، تخریج و تنقیح کے دشوار گزار مراحل سے گزر کر فتاویٰ حقانیہ کی شکل میں ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ جو بلاشبہ وقت کا ایک عظیم فقہی اضافہ اور کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک تشنگانِ علم و دین اور متلاشیانِ حق و صداقت کی راہنمائی کا ذریعہ بنتا رہے گا انشاء اللہ العزیز۔ یہ سب محض توفیق خداوندی اور فضلِ ایزدی کا نتیجہ ہے۔

علماً کا مقام وراثتِ نبوت ہے، ان کی تمام ذمہ داریوں اور فرائض تعلیم و تعلم، تدریس و تصنیف، دعوت و تبلیغ کے لئے بے پناہ صلاحیت و استعداد، اساتذۂ فن کی صحبت و تربیت، طلب علم کی راہ میں جانکاہی و جگر سوزی، تقویٰ و تدین ربط و استناد کی ضرورت ہے جس کے بغیر یہ فریضہ وراثت ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر ان تمام ذمہ داریوں میں پل صراط پر چلنے جیسی نازک ذمہ داری قضاء و افتاء کی ہے جس کی شرائط و صفات اتنی ہی نازک، حساس اور عمیق ہیں۔ صرف ذکاوت و ذہانت اور وسعت مطالعہ نہیں بلکہ علماً راسخین کا رسوخ، تبحر علمی، کتاب و سنت کے وسیع متنوع قدیم و جدید ذخیروں پر عبور، تغیرات و تبدلاتِ زمانہ سے باخبری اور ہر لمحہ پیدا ہونے والے تہذیبی، معاشرتی اور سماجی و عرفی حالات اور عہدِ جدید کے پیدا کردہ مسائل اور چیلنجوں سے واقفیت پھر سائل اور مستفتی کے سوال اور ماخذِ شریعت کے نصوص کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت لازمی ہے جسے فقہ کی ایک تعریف میں " فهم غرض المتكلم " سے تعبیر کیا گیا ہے اور حدیث میں جسے ''خیر'' کا ایک عظیم سرمایہ قرار دیا گیا۔ من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین (الحدیث) یہ سارے امور مفتی اور قاضی کے منصب کے تقاضوں کو بہت ہی نازک بنا دیتے ہیں۔ الحمد للہ کہ دارالعلوم کو روزِ اول سے حق تعالیٰ نے ان صفاتِ فضل و کمال سے مزین و متصف مدرسین و مفتیان عطا فرمائے جن کے نبوغ و رسوخ تقویٰ و تدین پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور اس مجموعہ فتاویٰ میں ایسے درجنوں علماً راسخین اور مفتیان کرام کی محنت اور جگر سوزی شامل ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ علیین میں علماً راسخین و فقہاً امت کے زمرہ میں جگہ عطا فرمائے۔ کتاب کے آغاز میں فقہ و فتاویٰ سے متعلق ضروری مباحث، ماخذ فقہ، ائمہ اربعہ کے مذاہب، فقہ و اجتہاد پر بھی ایک مقالہ میں روشنی ڈالی گئی

ہے تاکہ اس سے عام قاری بھی استفادہ کر سکے، مفتین کرام کے مختصر حالات بھی دئے گئے ہیں ۔عربی عبارات اور حوالوں کی تصحیح، اصل ماخذ محولہ سے تطبیق پھر تائید مزید کیلئے اضافی حوالوں کی تعبیر جلد وصفحات کے اضافہ کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ان مفتیان کرام کی اکثریت وہ ہے جن کی مادی زبان اردو نہیں تھی، ان کے تحریر کردہ جوابات میں اردو کے محاورہ گرائمر، سلاست اور تذکیر و تانیث کی پاسداری نہیں کی جاسکتی جبکہ فتویٰ کا اصل مقصد بھی حکم اور مسئلہ بیان کرنا ہوتا ہے نہ کہ مضمون نویسی اور لفظی فصاحت و بلاغت کا اظہار، تاہم حتی الوسع فتاوی کے مرتبین اور اکثر مجھ ناچیز نے بھی اردو عبارات کی تصحیح اور غلطیوں کے تدارک کی سعی کی ہے اسکے باوجود عبارات کی اصلاح کی بڑی گنجائش ہے اور اگر قارئین اسکی لفظی و معنوی اغلاط اور خامیوں کی نشاندہی فرماسکیں تو آئندہ اس کا ازالہ ہوتا رہے گا' انشاء اللہ ۔ یہ فتاویٰ دارالعلوم کے برگزیدہ اساتذہ و مفتیان کی علمی کاوشوں کا تو ثمرہ ہے ہی مگر درجہ تخصص فی الفقہ والافتاء کے درجنوں تلامذہ و فضلاء ان کے مایہ ناز اساتذہ اور مشرفین کی عرقریزی پھر تدوین و تحقیق میں کئی رجال کار شامل ہیں جن کا ذکر مقدمات کتاب میں آرہا ہے اور پھر عزیز مکرم مولانا مفتی مختار اللہ حقانی جنہوں نے پچھلے کئی سال اس کٹھن کام میں صرف کئے۔

الغرض کتابت و اشاعت کے مراحل اور تصحیح تک نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط یہ عظیم شاہکار ان تمام حضرات اور ایک بڑی ٹیم کی مشترکہ محنتوں سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اس سعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کی تعلیم وارشاد کا ذریعہ اور ہم سب کے لئے صدقہ جاریہ بنادے۔ امین ''

طالبان اور القاعدہ کی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف نئی کامیاب گوریلا جنگ

توقعات اور عسکری ماہرین کے تجزیوں اور تبصروں کے عین مطابق الحمدللہ افغانستان میں امریکہ کے خلاف جاری مزاحمتی جدوجہد میں گزشتہ کئی ہفتوں سے انقلابی تبدیلی اور کامیاب تیزی آگئی ہے ۔خصوصاً ولایت پکتیا اور خوست و گردیز میں تو مجاہدین نے امریکی فوجیوں کی وہ درگت بنائی گئی ہے کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آگیا ہے اور امریکن فوجیں اب وہاں سے حیلے بہانوں سے راہ فرار اختیار کر رہی ہیں ۔مصدقہ اطلاعات کے مطابق اب تک کی کاروائیوں میں چارسو سے زائد امریکی جہنم رسید ہو چکے ہیں اور درجنوں زندہ گرفتار بھی کئے جاچکے ہیں۔اس کے علاوہ قندہار' کابل اور دیگر کئی مقامات پر بھی مجاہدین نے کامیاب حملے کئے ہیں اس نئی صورتحال سے امریکہ اور اس کے اتحادی افواج گومگو کی کیفیت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ پھر اسی طرح دنیا بھر میں جابجا امریکی مفادات کے حامل مقامات پر بھی حملے ہو رہے ہیں جو کہ امریکہ کے لئے ایک واضح تنبیہ ہے کہ دوسری مظلوم قوموں سے زندگی کا حق چھیننا اور ان پر اپنی مرضی کے فیصلے مسلط کرنا اس کو بہت مہنگا پڑے گا۔ امریکی افواج کے بڑھتے ہوئے ظلم اور اثر و رسوخ کے خلاف پورے